پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے!

بھارتی وزیراعظم کے نام

یہاں بھارت سے ۴۹ چوٹی کے سابق اعلیٰ افسروں [جن میں مسلمان صرف تین ہیں] کا مشترکہ خط پیش ہے۔ یہ خط انھوں نے کٹھوعہ (جموں) اور اناؤ (یوپی) میں جنسی زیادتی کے ہولناک اور گھناؤنے واقعات کی مذمت کرتے ہوئے، بھارتیہ جنتا پارٹی حکومت کی بےحسی کے خلاف بھارتی وزیراعظم نریندرا مودی کو لکھا۔ اس خط کے تین پہلو ہیں: ● پہلا یہ کہ بدترین جبری ماحول، نام نہاد جمہوریت اور برہمنی فسطائیت کے باوجود ایسے باضمیر لوگ موجود ہیں، جو اپنی جان و مال کی پروا کیے بغیر مظلوموں کا ساتھ دینے کے لیے ہم آواز کھڑے ہیں۔ ● دوسرا یہ کہ ان واقعات نے ایک ایسی صورتِ واقعہ پیدا کی ہے کہ جس میں بھارت میں بسنے والے مظلوم مسلمانوں، دلتوں، عیسائیوں وغیرہ کی حالتِ زار کو پیش کرنے کے لیے توجہات مرکوز کی جانی چاہییں۔ ● تیسرا یہ کہ خود جموں و کشمیر کے مظلوم اور مقہور عوام کے حق خودارادیت کا حصول اور وہاں پر خوف ناک حد تک انسانی حقوق کی پامالی اور بھارتی مسلح افواج کی وحشت پر مبنی حکمرانی کا پول کھولنا چاہیے____ اس پس منظر میں قلم، زبان، تحقیق کا سہارا لے کر عالمی رائے عامہ کو ہم نوا بنانا وقت کی اوّلین ضرورت ہے۔(ادارہ)

عزت مآب وزیراعظم!

ہم سرکاری خدمات سے سبک دوش افسروں کا ایک گروپ ہیں، جو 'انڈین دستور' میں موجود سیکولر اور جمہوری قدروں میں لگاتار گراوٹ (decline) پر تشویش کا اظہار کرنے کے لیے گذشتہ سال اکٹھا ہوئے تھے۔ایسا کر کے ہم مزاحمت کی ان آوازوں کے ہم آواز ہیں، جو سرکاری نظام کی سرپرستی میں نفرت، ڈر اور بےرحمی کے خوف ناک ماحول کے خلاف اُٹھ رہی ہیں۔ہم نے پہلے بھی کہا تھا اور اب دوبارہ کہتے ہیں، ہم نہ تو کسی سیاسی جماعت سے وابستہ ہیں، نہ کسی سیاسی نظریے

کے پیروکار ہیں، سوائے ان قدروں کے جو ہمارے آئین میں موجود ہیں۔

آپ نے بھی چوں کہ آئین کو قائم رکھنے کا حلف لیا ہے، اس لیے ہم امید رکھتے تھے کہ آپ کی حکومت اور وہ سیاسی جماعت جس کے آپ ممبر ہیں، اس خطرناک رجحان سے باخبر ہونے کی کوشش کریں گے، اس پھیلتی سڑاند کو روکنے کے لیے قائدانہ کردار ادا کریں گے اور سب کو اعتماد دلائیں گے، بالخصوص اقلیت اور کمزور طبقے کو کہ وہ اپنے جان و مال اور انفرادی آزادی کے حوالے سے بےخوف رہیں۔ مگر افسوس کہ یہ اُمید مٹ چکی ہے۔ اس کے بجاے، کٹھوعہ اور اناؤ کے حادثات میں پائی جانے والی ناقابل بیان دہشت اہلِ وطن کو یہ بتاتی ہے کہ [آپ کی] حکومت اپنے بنیادی فرائض سرانجام دینے میں بالکل ناکام رہی ہے۔

ایک ایسا ملک کہ جس کو اپنی اخلاقی، روحانی اور ثقافتی وراثت پر بڑا ناز رہا ہے اور جس نے مدتوں تک اپنی تہذیبی رواداری اور ہمدردی جیسی قدروں کو سنبھال کر رکھا، افسوس کہ اسے برقرار رکھنے میں ہم سب ناکام رہے ہیں۔ 'ہندوؤں کی عظمت قائم کرنے' کے نام پر ایک انسان کے حق میں، جب کہ دوسرے انسانوں کے لیے جانوروں جیسی بےرحمی پالنے کی روش اپنانے کا ہر لمحہ ہماری انسانیت کو شرمسار کر رہا ہے۔ ایک آٹھ سال کی بچی سے وحشیانہ طور پر جنسی درندگی اور قتل کا اندوہ ناک واقعہ یہ دکھاتا ہے کہ ہم کمینگی کی کن گہرائیوں میں ڈوب چکے ہیں۔ آزادی حاصل کرنے کے بعد یہ سب سے بڑا اندھیر ہے، جس میں ہماری حکومت اور ہماری سیاسی جماعتوں کی قیادتوں کا ردعمل ناکافی اور مُردنی و بےحسی لیے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔ یہ ہے وہ مقام کہ جہاں پر ہمیں اندھیری سرنگ کے آخر میں کوئی روشنی کی کرن نہیں دکھائی دیتی ہے اور ہم بس شرم سے اپنا سر جھکائے ہوئے ہیں۔

ہماری شرمندگی میں اس وقت اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے، جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے کچھ جوان دوست بھی، جو ابھی حکومتی وریاستی مشینری میں خدمات انجام دے رہے ہیں، بالخصوص وہ جو اضلاع میں کام کر رہے ہیں اور قانونی طور پر دلتوں (شیڈیول کاسٹ) اور کمزور لوگوں کی دیکھ بھال اور حفاظت کے لیے پُرعزم ہیں، وہ اپنا فرض نبھانے میں ناکام ثابت ہو رہے ہیں۔

وزیراعظم صاحب، ہم یہ خط آپ کو صرف اپنی اجتماعی شرم کی وجہ سے یا اپنی تکلیف یا غم کو آواز دینے یا اپنی ثقافتی قدروں کے خاتمے کا ماتم کرنے کے لیے نہیں لکھ رہے ہیں، بلکہ

ہم لکھ رہے ہیں اپنے غصّے کا اظہار کرنے کے لیے، معاشرے کی خوف ناک تقسیم اور نفرت کو بڑھاوا دینے کے اس ایجنڈے کے خلاف، جو آپ کی پارٹی اور اس کے بےشمار وقت بےوقت پیدا ہوتے معروف ،غیر معروف اداروں نے ہمارے سیاسی قواعد میں، ہماری ثقافتی وسماجی زندگی اور روزمرہ میں شامل کر دیا ہے۔

یہی ہے نفرت کی وہ آگ اور اسی کے نتیجے میں کٹھوعہ اور اناؤ جیسے گھناؤنے واقعات کو سماجی حمایت حاصل ہوتی اور جواز ملتا ہے۔ کٹھوعہ میں، 'سنگھ پریوار' کے ذریعے پُرجوش اکثریت کی جارحیت اور ان کی بداخلاقی نے نسل پرست وحشی عناصر کو اپنے گھناؤنے ایجنڈے پر آگے بڑھنے کی ہمت دی ہے۔ دراصل وہ جانتے ہیں کہ ان کی بداخلاقی کو ان سیاست دانوں کی حمایت حاصل رہے گی، جنھوں نے خود ہندو مسلم تفریق کو گہرا کر کے اور ان میں پھوٹ ڈال کر اپنی سیاسی کامیابی حاصل کی ہے۔ ایسے مافیا اور غنڈوں کے سہارے پر ووٹ اور سیاسی اقتدار کو طول دینے کا نتیجہ یہ سامنے آیا ہے کہ ان کے کارندوں کو ریپ، قتل، زورزبردستی اور لوٹ کھسوٹ کی کھلی آزادی حاصل ہوئی ہے اور انھیں اپنی طاقت کو جمانے اور پھیلانے کے لیے شہ ملی ہے۔

لیکن، اقتدار کے اس غلط استعمال سے زیادہ کلنک کی بات، [جموں کی] ریاستی حکومت کے ذریعے متاثرہ فیملی کے بجاے مبینہ ملزم کی پشت پناہی ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ سرکاری نظام کتنا خراب اور گل سڑ چکا ہے۔ اناؤ کے شرم ناک واقعے پر یوپی ریاستی حکومت نے تبھی کچھ کیا، جب عدالت نے اس کو مجبور کیا۔ یہ ایک ایسا فعل ہے، جس سے [یوپی] حکومت کے ارادوں کا فریب صاف ظاہر ہوتا ہے۔ دونوں اندوہ ناک واقعات ان ریاستوں میں پیش آئے ہیں، وزیراعظم! جہاں آپ کی پارٹی حکمران ہے۔ آپ کی جماعت میں آپ کی برتری اور آپ کے مرکزی کنٹرول کی وجہ سے، اس خوف ناک صورتِ حال کے لیے کسی اور سے زیادہ آپ ہی کو ذمہ دار ٹھیرایا جاسکتا ہے۔

ان واقعات کی سچائی تسلیم کرنے اور متاثرین کے آنسو پونچھنے کے بجاے آپ مسلسل خاموش رہے۔ آپ کی خاموشی اس وقت ٹوٹی جب ملک اور غیر ممالک میں عوامی غصے نے اس حد تک زور پکڑا کہ جس کو آپ کسی صورت نظرانداز نہیں کر سکتے تھے۔ تب بھی آپ نے بدکاری کی مذمت اور شرم کا اظہار تو کیا ہے، مگر آپ نے اس کے پیچھے گھٹیا نسلی فرقہ پرستی کی مذمت نہیں کی ہے، نہ آپ نے ان سماجی،

سیاسی، انتظامی حالات کو بدل دینے کا عزم کیا ہے کہ جن کے زیرسایہ نسل پرستانہ فسطائیت پھلتی پھولتی ہے۔

ہم محض ڈانٹ، پھٹکار اور انصاف دلوانے کے وعدوں سے عاجز آ چکے ہیں، جب کہ 'سنگھ پریوار' کی سرپرستی میں پلنے والے رنگ دار کارندے، نسل پرستانہ نفرت کی ہانڈی کو لگاتار اُبال رہے ہیں۔ وزیراعظم صاحب، یہ دو حادثے محض معمولی جرائم نہیں ہیں کہ گزرتے وقت کے ساتھ جس سے ہماری سماجی چادر کے داغ دُھل جائیں گے، ہماری قومیت اور اخلاقیات پر لگے زخم بھر جائیں گے، اور پھر وہی رام کہانی شروع ہو جائے گی بلکہ یہ ہمارے وجود پر اُمڈ آنے والے بحران کا ایک موڑ ہے۔ اس میں [آپ کی] حکومت کا ردعمل طے کرے گا کہ ایک ملک اور جمہوریت کے روپ میں کیا ہم آئینی قدروں، انتظامی اور اخلاقی نظام پر ٹوٹ پڑنے والے بحران سے نمٹنے کی اہلیت رکھتے ہیں؟ فوری طور پر ہم آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ درج ذیل کارروائی کریں:

- اناؤ اور کٹھوعہ کے متاثرین تک پہنچ کر ہم سب کی طرف سے، ان سے معافی مانگیں۔
- کٹھوعہ معاملے میں فوری استغاثہ کروائیں اور اناؤ معاملے میں بہانے تراشنے کے بجائے عدالت کی متعین کردہ رہنمائی کے مطابق اسپیشل جانچ ایجنسی کی تشکیل کریں۔
- ان بھولے بھالے معصوم بچوں اور نفرت انگیز جرائم کے شکار دوسرے لوگوں کے دُکھ درد کو ختم کرنے کے لیے پُرعزم ہوں کہ مسلمان، دلت، دیگر اقلیتوں، خواتین اور بچوں کو خصوصی تحفظ اور اعتماد دیا جائے گا، تاکہ وہ اپنی جان و مال اور شہری آزادی کے حوالے سے بے خوف رہیں، اور ان کو درپیش ہر قسم کے خطروں کو حکومت پوری طاقت سے ختم کرے گی۔
- حکومت سے ان تمام لوگوں کو برطرف کیا جائے، جو نفرت بھرے جرائم اور نفرت آمیز تقریروں سے جڑے رہے ہیں۔
- نفرت آمیز جرائم سے سماجی، سیاسی اور انتظامی طور پر نمٹنے کے لیے ایک کل جماعتی اجلاس بلائیں۔

ممکن ہے کہ یہ دیر آید درست آید نہ ہو، مگر اس سے نظام کچھ تو دوبارہ قائم ہوگا اور کچھ تو بھروسا ملے گا کہ بدنظمی اور مسلسل گراوٹ کو اب بھی روکا جا سکتا ہے۔ ہم پُرامید ہیں۔

[The Deccan Chronicle، حیدرآباد، ۱۶/اپریل ۲۰۱۸ء، The Outllook India، نئی دہلی، ۱۶/اپریل ۲۰۱۸ء، اُردو ترجمہ: سلیم منصور خالد]